پاکستان میں سیاسی عدم استحکام

2

اداریہ:-

انگریز ایک شاطر اور انتہائی چالاک قوم ہے اس نے دو قومی نظریے کی بنیاد پر برصغیر کو دو حصوں "پاک و ہند" میں تقسیم تو کر دیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی پاکستان کو جاتے ہوئے ایک ایسے طبقے کے سپرد کر دیا۔ جنہوں نے وہ کام کر دیکھایا۔ جسے شاید انگریز بھی سرانجام دے نہ سکتا۔ یہ طبقہ دراصل انگریزوں کا ہی پروردہ اور تربیت یافتہ ہے۔ انہیں انگریزوں کی چاپلوسی اور ملت اسلامیہ سے غداری کے صلے میں بے پناہ جاگیریں عنایت کی گئی۔ یہ جاگیردار آج بھی ان کی غلامی اور حاشیہ برداری کو اپنے لئے سعادت سمجھتے ہیں۔ ان کی خاطر دین فروشی اور وطن دشمنی کو قابل فخر سمجھتے ہیں۔ خود تو انگریزوں کے آلہ کار بنے تھے اب ان کی اولادیں بھی انہیں سے فیڈ لے رہی ہے۔ اور ان کی مکمل فکری اور نظریاتی تربیت یورپ میں کی جاتی ہے۔ انہیں غریبوں سے نفرت دوسروں کے حقوق غصب کرنے اور دوسروں کو بنیادی حقوق سے محروم کرنے کے ایسے ایسے گر سکھا دیئے جاتے ہیں۔ جس کیلئے وطن عزیز کو تجربہ گاہ بنایا جاتا ہے۔ اور انہیں یہ احساس دلایا جاتا ہے کہ وہ تو حکمرانی کیلئے پیدا ہوئے۔ اگر وہ حکمران نہیں تو کسی کو بھی حکمرانی کا حق نہیں۔ اس غرض سے یہ طبقہ ہمیشہ سازشوں میں مبتلا رہتا ہے اور اپنی حکمرانی کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کیلئے وطن فروشی کرتا ہے۔ اس کے اجتماعی مفاد کو اپنے اغراض کی بھینٹ چڑھاتا ہے۔ جس طرح خود یہ اپنے آقاؤں کی غلامی میں سعادت محسوس کرتے ہیں۔ اسی طرح وطن عزیز اور اس کی کروڑوں عوام کو بھی

غلامی کی زنجیر میں جکڑا دیکھنا چاہتے ہیں۔ اقتدار کی ہوس میں یہ بدمست درندے ہر قسم کی بے حیائی اور بے غیرتی کا مظاہرہ کرنے سے احتراز نہیں کرتے۔ ان کے نزدیک سب سے مقدس چیز اقتدار ہے۔ اس کے حصول کیلئے سب کچھ قربان کیا جاسکتا ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جو وطن عزیز میں ہمیشہ سیاسی عدم استحکام پیدا کرتے ہیں۔ اور اس کی معاشی بدحالی، معاشرتی برائیوں کے ذمہ دار ہیں اور پاکستان کے ہاتھ میں کشکول دے کر یورپی ممالک کے دروازوں پر بھیک منگوا کر یہ مسرت محسوس کرتے ہیں اور پاکستان کو دوسروں کا دست نگر بنا کر اور اس کی نکیل یہود و ہنود کے ہاتھ میں دے کر یہ بڑا اعزاز سمجھتے ہیں اور اس کا صلہ حکمرانی کی شکل میں وصول کرتے ہیں۔ خود دوسروں کے ٹکڑوں پر پلنے والے یہ بد خصلت ہمیشہ سے ملک میں بدامنی، تخریب کاری اور دہشت گردی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ملک میں سیاسی عدم استحکام کے ذریعے ایسے حالات پیدا کر دیئے جاتے ہیں جن کی وجہ سے یہ وطن کسی شعبے میں ترقی نہ کر سکے۔ کاروبار تباہ کر دیئے جاتا ہے۔ مہنگائی کے ذریعے لوگوں کو پریشان کیا جاتا ہے۔ اور بے روزگاری کے ذریعے جرائم میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ ان میں بعض عناصر ایسے بھی ہیں جن کی بازار میں قیمت ایک کوڑی بھی نہیں۔ لیکن چور دروازے سے اقتدار تک رسائی ان کے لئے ایک مشغلہ بن گئی۔ ان میں پیش پیش کوثر نیازی، ملک قاسم، زاہد سرفراز، جتوئی، نصر اللہ خاں، کھر اور اسی قبیل کے دیگر لوگ شامل ہیں۔

لیکن سب سے افسوسناک بات دینی جماعتوں کا ان کے ساتھ تعاون ہے۔ ان میں پیش پیش مولوی فضل الرحمن، مولوی نورانی اور مولوی اعظم طارق ہیں۔ جو دعوے تو بڑے بڑے کرتے ہیں اسلامی انقلاب اور کتاب و سنت کی بالادستی کا

دعویٰ کرنے والے یہ علماء چند دنوں کی وزارتوں پر سب کچھ نچھاور کر دیتے ہیں ہم نواز شریف کے وکیل نہیں۔ یقیناً اس میں بھی بہت کوتاہیاں ہوں گی۔ مگر سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہمیشہ سمجھوتہ بہتری کی صورت میں کیا جاتا ہے۔ اگر موجودہ حکمران نواز شریف سے بہتر ہوتے تو ہم ان دینی جماعتوں کو خراج تحسین پیش کرتے لیکن مقام افسوس ہے کہ انہوں نے نواز شریف کے مقابلے میں جن لوگوں کا انتخاب کیا۔ وہ بدنام زمانہ دہشت گرد تخریب کار وطن دشمن اور اسلام کے خلاف تبرہ بازی کرنے والے ہیں۔ ان کے ساتھ ملکر اب مولوی فضل الرحمان، مولوی نورانی اور مولوی اعظم طارق اسلامی انقلاب برپا کر دیں گے اور کتاب و سنت کی بالادستی کو تسلیم کرالیں گے۔

ہمیں سب سے حیرت سپاہ صحابہ کی قیادت سے ہے جنہوں نے شیعہ دشمنی میں وطن عزیز کے امن کو تباہ کیا۔ فرقہ واریت کی انتہا کر دی اور کئی قیمتیں جانیں ضائع کیں۔ شیعہ، سنی مسئلہ پیدا کر کے اپنا امیج بنایا۔ لیکن حیرت ہے ان کی سوچ اور اعلیٰ قیادت پر کہ اب انہیں چند دن کے اقتدار کی خاطر یہ سب کچھ بھول گیا۔ اور نہ صرف اپنے نصب العین کو بھول گئے۔ بلکہ ایسے غالی قسم کے شیعوں سے سمجھوتہ کیا جن کے ہاتھ سپاہ صحابہ کے کارکنوں کے خون سے رنگین ہیں۔ اب فیصل صالح حیات آصف زرداری اور تحریک فقہ جعفریہ کے وزراء کے ساتھ ان کی مجلسیں بہت ہی سودمند ہیں۔ اب ترقیاتی فنڈ کی آڑ میں کروڑوں کی رشوت ان کو زیب دیتی ہے۔ ہم یہ بات کہنے میں حق بجانب ہیں کہ دینی جماعتوں کے یہ لیڈر اپنے سادہ دل کارکنوں کی یہ قیمت وصول کر رہے ہیں اور ان کی قربانیوں کو ضائع کر رہے ہیں اور پاکستان میں سیاسی عدم استحکام پیدا کر کے اس سرزمین کو کمزور

کرنے اور دشمنوں کو اپنی من مانی کرنے میں یہ لوگ ممدو معاون ثابت ہو رہے ہیں۔ ہمارا یہ پرزور مطالبہ ہے کہ ہم سب کو کھلی آنکھوں سے حالات کا جائزہ لینا چاہیئے اور صرف وطن عزیز کی سالمیت اور بقاء کیلئے اپنے ذاتی مفادات کو اجتماعی مفادات پر قربان کرنا چاہیئے۔ اور پاکستان کو ایک مضبوط سیاسی نظام کے ذریعے طاقتور بنانا چاہیئے۔

بقیہ: عطاء بن ابی رباحؒ

کے سامنے اس کا اعمال نامہ کھول دیا جائے جسے اس نے دن کے آغاز ہی میں بھر دیا ہو پھر وہ اس میں ایسے اعمال و اقوال کو پائے جن کا اس کے دین و دنیا سے کوئی تعلق نہ ہو؟"۔ عطاء بن ابی رباح کے علم سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو بہت سی جماعتوں کو نفع عطا فرمایا ہے۔ ان میں دین کا خصوصی علم رکھنے والے بھی ہیں، صنعت و حرفت کے ماہرین بھی ہیں اور ان کے علاوہ دوسرے لوگ بھی ہیں۔